جلد ۲۶ | مورخہ ۲۵ شعبان ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۸ء | نمبر ۲۴۲

آریہ سماج ویدوں کا ترجمہ کیوں شائع نہیں کرتی

آریہ سماج کا دعوٰے ہے۔ کہ سوامی دیانند کا مشن دنیا پر ویدوں کی فضیلت کا اظہار اور ویدک دھرم کو اس کے صحیح اور حقیقی رنگ میں دُنیا میں قائم کرنا ہے۔ آریہ اخبار "پرکاش" اپنے رشی نمبر میں لکھتا ہے کہ "آج بھی پانت میں کھڑے ہونے والے بھارتیہ نیتاؤں میں شاید ہی کوئی ایسا ملے گا۔ جو اس بات میں شری سوامی جی سے مت بھید رکھتا ہو بھارتیہ ساہتیہ کا مول سروت وید بھگوان ہے۔ یہاں کے کرم اور دھرم کا یہاں کے درشن اور شاستر کا یہاں کے ریتی اور رواج کا پرم آدھار وید ہے۔ اس لئے شری سوامی جی نے اس بات کا وشیش روپ سے پرچار کیا کہ بھارتیہ ساہتیہ کی رکھشا پرم پوتر کاریہ ویدکی رکھشا سے ہی آرمبھ ہونا چاہیئے"

اس کے علاوہ آریہ سماج کا دعوٰے ہے۔ کہ سوامی دیانند نہ صرف یہ کہ اپنی زندگی میں یہی کام کرتے رہے۔ بلکہ "آریہ سماج کے سپرد وید پرچار کا کاریہ کر گئے تھے"

آریہ سماج اپنا اور اپنے سوامی کا جو مشن ظاہر کرتی ہے۔ اس سے اختلاف کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں اور ہم مان لیتے ہیں۔ کہ سوامی جی نے اس سوسائٹی کی بنیاد اسی غرض سے رکھی۔ کہ دُنیا میں وید پرچار کیا جائے۔ اور اس کی فضیلت کو دنیا پر ظاہر کیا جائے۔ لیکن اس امر سے بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ وید جس زبان میں ہیں۔ وہ آج مردہ ہے دُنیا کے تختہ پر آپ کو کوئی ایسی جگہ نظر نہیں آئے گی۔ جہاں یہ زبان بولی اور سمجھی جاتی ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی مُردہ زبان میں جو لٹریچر ہو۔ اس سے دُنیا کو مستفید کرنے کا تہیہ کرنے اور اسے اپنی زندگی کا مشن قرار دینے والوں کا اولین فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس کا ترجمہ دُنیا کی مختلف زبانوں میں کرکے اسے ہر ملک کے رہنے والوں کے لئے قابلِ فہم بنائیں۔ اور پبلک کے سامنے اسے پیش کرکے لوگوں کو موقعہ دیں۔ کہ وہ اس کی اچھائی اور بُرائی کا موازنہ کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ اس میں کونسی ایسی خوبیاں ہیں۔ جو دوسری مذہبی کتابوں میں پائی نہیں جاتیں۔

لیکن حیرانی کی بات ہے۔ کہ آریہ سماج ویدک تعلیم کی فضیلت کے اس قدر بلند بانگ دعاوی کے باوجود ابھی تک ویدوں کا ترجمہ مختلف زبانوں میں تو کجا۔ خود ہندوستان کی لنگوا فرینکا یعنی اُردو میں بھی نہیں کرسکی۔ اور اس طرح غیر مذاہب کے لوگ تو الگ رہے خود ہندوؤں کے لئے بھی ان میں درج شدہ "لاثانی صداقتوں" سے آگاہ کرنے کا کوئی انتظام نہیں کرسکی۔ حالانکہ سوامی دیانند صاحب نے آریہ سماج کی ستھاپنا ۱۸۷۵ء میں کی تھی۔ اور اس طرح آج اس پر چونسٹھ برس گذر چکے ہیں۔ اس قدر لمبے عرصہ میں آریہ سماج یہ بھی نہیں کرسکی۔ کہ ویدوں کا اردو ترجمہ ہی شائع کردیتی۔ خود سوامی جی نے اپنی زندگی میں یہ کام شروع کیا تھا لیکن یجر وید کا ترجمہ کرنے کے بعد باقی ویدوں کا ترجمہ شائع کرنا خلاف مصلحت سمجھکر چھوڑ دیا۔ اور آپ کے بعد آپ کی قائم کردہ سماج نے بھی اس طرف توجہ کرنا مناسب نہیں سمجھا:-

کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ کام بہت بڑا سرمایہ چاہتا ہے۔ اور اس کی فراہمی میں مشکلات کے باعث آریہ سماج اس کام کو سرانجام نہیں دے سکی۔ لیکن پنڈت وشو بندھو جی شاستری ایم۔ اے۔ ایم۔ او۔ ایل نے "پرکاش" (۱۶-۱۰ اکتوبر) میں ہمیں بتایا ہے۔ کہ "پچھلے پچاس برسوں میں جتنی چرچا ویدوں کے بارہ میں ہوئی۔ اور جتنا روپیہ ویدوں کے نام پر اکٹھا کیا گیا ہے۔ ویدی اس کا ہزارواں حصہ بھی ویدوں کی رکھشا پر صرف نہیں کیا گیا۔

"کھید کی بات ہے۔ کہ لاکھوں روپیہ اکٹھا تو ہؤا۔ پر وہ خرچ ہؤا وارشک انسوؤں اور جینتیوں کے منانے پر۔ وید پرچار کے نام پر نہیں۔ پارٹی پرچار۔ اور سکولوں۔ اور کالجوں۔ اور گوروکلوں پر"

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کمی سرمایہ آریہ سماج کے رستہ میں حائل نہ تھی۔ اندریں حالات ویدوں کے ترجمہ کی اشاعت سے آریہ سماج کا اغماض سراسر معنی خیز ہے۔ اور طبعاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کی تہ میں کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے اور وہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں قرآنی حقائق ومعارف کے کھل جانے اور سائنس ومختلف علوم کی ترقیات کو دیکھ کر آریہ سماج کو یہ جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ ویدوں کو جو بالکل ابتدائی زمانہ کے لئے تعلیم کے حامل ہیں۔ میدان میں لاسکے۔ وہ اس بات کو بخوبی سمجھتی ہے۔ کہ ویدوں کے ترجمہ کی اشاعت مذہبی میدان میں اس کے لئے انتہائی سبکی اور خفت کا موجب ہوگی۔ اور اس سے اس کے وقار کو سخت دھکا لگے گا۔ اس وقت تک ویدوں کی فضیلت کے جو مفروضہ دلائل وہ پیش کرتی رہتی ہے۔ خود ویدوں تک لوگوں کی رسائی ہو جانے کے بعد اس کا بھی کوئی امکان نہیں رہے گا۔ پبلک پر یہ واضح ہو جائے گا۔ کہ ویدوں کی حقیقت و اصلیت کیا ہے۔ ان کے اندر کیا بھرا ہوا ہے اور مذہبی کتب کے مقابلہ میں ان کا کیا درجہ ہے۔ اور یہی تصورات ہیں جو آریہ سماج کے رستہ میں بری طرح حائل ہیں۔ اگر ہمارے ان خیالات سے آریہ سماجی دوستوں کو اختلاف ہو تو کیا ہم امید رکھیں کہ وہ اس وقت تک اس ناکامی کی وجوہ پر روشنی ڈالیں گے۔ اور اگر اب سے پہلے نہیں۔ تو اب اس میدان میں کسی ٹھوس کوشش اور سعی کا ثبوت پیش کرینگے

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو چند روز سے سر درد۔ ضعف اور نزلہ کی وجہ سے سخت تکلیف ہے۔ کبھی کبھی حرارت بھی ہو جاتی ہے احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں؂

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری سندھ سے واپس آ گئے ہیں؂

جناب ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب چار ماہ کی رخصت پر افریقہ سے تشریف لائے ہیں؂

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔ مولوی محمد سلیم صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے چنبہ بھیجے گئے ہیں؂

سید سردار حسین شاہ صاحب کے ہاں آج نواسی تولد ہوئی۔ جو ڈاکٹر عبد العزیز صاحب اخوند سندھ کی لڑکی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے؂

م ٹھیکیدار لبستی گوکھووال ریاست بہاولپور اپنی مشکلات کے ازالہ اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔ محمد ابراہیم صاحب کوٹ رحمت خان ملک شیر محمد صاحب کی صحت کے لئے جلال الدین صاحب کارکن نظارت بیت المال اپنے تایا سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب اور والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے خواجہ محمد صدیق صاحب سیالکوٹ اپنے مقدمہ میں کامیابی کے لئے سید بشیر احمد صاحب کوٹڑی سندھ اپنے والد صاحب کی صحت کے لئے احباب سے دعا کی درخواست دعا کرتے ہیں؂

جو دکھائے آسماں اے دیدۂ بیدار دیکھ

از جناب خان ذوالفقار علی خان صاحب گوہر رامپوری

اپنی صورت دیکھ پہلے اپنا حالِ زار دیکھ
روئے جاناں کی طرف پھر اے دلِ بیمار دیکھ

ہے فریبِ ضعفِ دل تمکین حسن بے ثبات
ٹھوکریں کھانا نہ اس کوچہ میں اے ہشیار دیکھ

فطرتِ دورِ زماں ہے انقلابِ عیش و غم
جو دکھائے آسماں اے دیدۂ بیدار دیکھ

دل میں رکھ کر رازِ غم دل کو فنا کرتا ہوں میں
مجھ کو رسوائے جہاں کرنا نہ اے غمخوار دیکھ

سادہ دل مسلم نہ جا تو واعظوں کے قال پر
ان کی تسبیحوں میں ناداں رشتۂ زنار دیکھ

ساتھ اچھوں کے بروں کی بھی گذر جاتی ہے خوب
پہلوئے گلہائے تر میں تازگیٔ خار دیکھ

حسنِ تہذیب وتمدن کی فدائی! اے نظر
آ۔ ادھر تو لالہ ہائے وادیٔ کہسار دیکھ

دستِ صنعت کی نہیں زیبائشوں کا یاں گزر
ہے مگر مشاطۂ قدرت یہاں گلکار دیکھ

قید تزئیں سے بری ہے سادگی اس حسن کی
ہے مگر کس درجہ دلبر۔ دلکش و دلدار دیکھ

اس شبابِ حسنِ فانی پر نہ اترا میری جاں
رات جو پہنا تھا وہ اترا ہوا اب ہار دیکھ

ساز و ساماں شان و شوکت زور و طاقت تابکے
اس قدر اترا نہ اے مست مئے پندار دیکھ

ہیں کہاں وہ قیصر و کسریٰ کے جبروتی نشاں
تیرے پہلو میں ہیں اے خود بیں یہ سب آثار دیکھ

اے مرے مولیٰ مرے غفار میرے کارساز
رحم فرما گوہرِ خستہ کا حالِ زار دیکھ

اخبار احمدیہ

احباب کو اطلاع اللہ تعالےٰ کے فضل سے میری صحت رو بہ ترقی ہے۔ اگرچہ مرض دور نہیں ہوا۔ احباب مجھے خصوصیت کے ساتھ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میرا پتہ یہ ہے۔ خاکسار محمد شفیع ڈیٹرزی اسسٹنٹ سرجن مظفرگڑھ حال بیت البرکات متصل نور ہسپتال قادیان

درخواست ہائے دعا چودہری ظہور احمد صاحب قادیان ڈاکٹر محمد جلال الدین صاحب دہلی کی بھانجی کی صحت کے لئے جو سخت بیمار ہے۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب پنشنر قادیان اپنی لڑکی سکینہ بیگم صاحبہ کی صحت کے لئے جو بعارضہ اختلاج القلب بیمار ہے۔ محمد رمضان صاحب کارکن دفتر قضا اپنے لڑکے محمد ارشد کی صحت کے لئے جو ایک سال سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ برکت علی

اَلْکِتٰبُ وَالْحِکْمَۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۲۳) ہجرت کی پیشگوئی

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِکَ غَدًا - سورہ کہف میں اصحاب کہف کے قصّہ کے معاً بعد یہ آیت آتی ہے جس کا مطلب یہ ہے - کہ کل تو بھی ان اصحاب کہف کی طرح ہجرت کرنے والا - اور ایک غار میں پناہ لینے والا ہوگا - مگر ان کفارِ مکہ کو یہ بات کھولکر بتائیو نہیں ؛

اصحابِ کہف کے ذکر کے بعد معاً حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ پیشگوئی اپنے متعلق فرما دی - مگر اس طرح کہ کفار پر واضح بھی نہ ہو - اور جب پوری ہو جائے - تو کوئی شک بھی نہ کر سکے - اور اگلی آیت میں عَسٰۤی اَنْ یَّھْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ ھٰذَا رَشَدًا فرما کر یہ بھی جتا دیا - کہ مجھے اصحاب کہف کی نسبت بہت زیادہ جلد خلاصی اور کامیابی نصیب ہوگی ؛

(۳۲۴) اِنَّا لِلّٰہ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ - اور صابروں کو خوشخبری دے - کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے - تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہتے ہیں - یہ مقولہ ہمارے ملک کے مسلمانوں میں بھی بہت رائج ہے - اور ہر غم - آفت اور موت کے وقت پڑھا جاتا ہے - مگر یہاں میں اس کے متعلق دو باتیں لکھتا ہوں :-

پہلی یہ کہ جب یہ پورے جوش اور درد دل سے نکلے - تو یا تو گم شدہ چیز مل جاتی ہے - یا اگر فوت ہو گئی ہو - تو اس کا نعم البدل ؛

دوسرے یہ کہ لوگ عموماً دُنیاوی نقصانوں کے وقت اسے پڑھتے ہیں بہت شاذ ہوتا ہے - کہ بہت روحانی آفات اور مصائب کے وقت اسے پڑھا جاتا ہو - حالانکہ ہماری اصلی مصائب روحانی مصائب ہی ہوتی ہیں اگر جیب میں سے پانچ روپیہ کا نوٹ گر پڑا - تو بے اختیار اِنَّا لِلّٰہ موُنہہ سے نکلتا ہے - لیکن اگر کوئی اخلاقی یا روحانی نقص وارد ہو گیا - یا ایمان میں سقم آگیا - تو اس وقت یہ کلمہ کہتے بہت کم لوگوں کو سُنا ہے - حالانکہ اس نقصان کی تلافی اور جبر دُنیاوی نقصانوں سے زیادہ ضروری اور لازمی ہے - پس جس طرح مالی اور جانی نقصانات کے وقت اس کے پڑھنے کا خیال خود بخود آ جاتا ہے - بلکہ بے اختیار یہ کلمہ منہ سے نکلتا ہے - اسی طرح نماز کے فوت ہو جانے - روزہ کے رہ جانے - کسی نیکی سے محروم ہو جانے - یا کسی اخلاقی کمزوری کے صادر ہو جانے پر فوراً اس کو ہمارے موُنہہ سے نکلنا چاہیئے - پھر جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں - امید ہے - کہ اس کی تلافی خدا تعالےٰ کی طرف سے ہو جائیگی انشاء اللہ ؛

(۳۲۵) معروف

خذ العفو وامر بالعُرف اور - فلیاکل بالمعروف - میں عرف اور معروف کے معنے ہیں - رواج پسندیدہ مشہور طریقہ - وہ بات جس میں نیکی اور احسان کا پہلو پایا جائے شریعت نے کئی جگہ بجائے ظاہر اور تفصیلی حکم دینے کے صرف عرف یا معروف کے مطابق کام کرنے کا حکم دیا ہے - اس کے معنے یہ ہیں کہ یا تو شرع سے استنباط کر کے جو موزون اور پسندیدہ بات ہو - اس کے مطابق کر لو - یا عمدہ رواج کے مطابق کر لو - یا اس طرح کر لو جس میں نیکی اور احسان کا پہلو پایا جائے - اگر اس طرح نہ کیا جاتا - تو دُنیا میں لاکھوں اعمال ہیں - ہر ایک کی تفصیل شریعت کو دینی پڑتی - شریعت نے اس کی جگہ ایک اصل بتا دی - اس اصل کو ہاتھ میں لے کر پھر ہر کام اچھی طرح طے ہو سکتا ہے یاد رکھنا چاہیئے - کہ جتنے اچھے رواج اسلام سے قبل موجود تھے وُہ بھی گزشتہ انبیاء کے قائم کردہ تھے - اس لئے جہاں اسلام نے خود کوئی نیا حکم نہیں دیا - وہاں پُرانی شریعتوں کے قائم کردہ رواجوں کو اختیار کر لینے کی اجازت دے دی اور انہی کا نام عُرف ہے - کیونکہ ہر نیکی دراصل نبوت کے سرچشمہ سے ہی آئی ہے ؛

(۳۲۶) انسان کا اپنے دل پر کوئی اختیار نہیں

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ یَحُوْلُ بَیْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِہٖ (انفال) آدمی صرف اپنی کوشش سے تو اپنے دل کو بھی سمجھا نہیں سکتا - اور سب دلائل سُنکر یہی کہتا رہتا ہے - کہ تسلی نہیں ہوئی - دل نہیں مانتا - پس خدا ہی ہے - جو سمجھ اور اطمینان اور ایمان دیتا ہے - اس لئے کبھی اپنی عقل پر بھروسہ نہ کرو - بلکہ دُعا مانگو اور اس کے فضل پر اعتماد کرو تب دل کو اطمینان ملے گا - ورنہ ہر وقت کے شکوک وشبہات تو انسان کو بعض دفعہ ہلاک کر دیتے ہیں ؛

(۳۲۷) جنین کا الگ ذبح کرنا بے فائدہ ہے

اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْہِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ (انعام) یعنی حلال جانوروں کے پیٹ سے جو بچے نکلیں - وُہ بھی کھانے حلال ہیں بعض لوگ گھن کی وجہ سے ایسے بچوں کو جو بکری یا گائے کے پیٹ سے بعد ذبح نکلیں - نہیں کھاتے - خیر کھانا نہ کھانا تو اپنے اپنے مذاق پر ہے - لیکن وُہ جنین حلال ہے - اور اگر ماں حلال کی گئی ہے - تو بچہ جو مرا ہوُا بعد میں نکالا جاتا ہے - اسے بغیر ذبح کے کھانا جائز ہے - کیونکہ ماں اور بچے کا خون ایام حمل میں ایک ہی ہوتا ہے - اور جب ذبح کرنے پر ماں کا خون نکل جاتا ہے - تو بچہ کا سب خون بھی اسی راستہ سے نکل جاتا ہے پس وجہ حرمت کوئی نہ رہی - کیونکہ وُہ ماں کا ایسا ہی حصہ تھا - جیسے اس کی اپنی کلیجی - یا دل وغیرہ ؛

(۳۲۸) دُلدل

وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُھُوْرُھَا - (انعام) یعنی لوگوں نے بعض جانوروں کی سواری بھی حرام کر رکھی ہے - لاہور میں شیعہ صاحبان کا ایک دُلدُل ہے - اس پر کوئی سواری نہیں کر سکتا - کیونکہ وہ حضرت امام حسین رضؓ کی نذر ہے - صرف لگام پکڑ کر اسے باہر نکالتے ہیں - حالانکہ امام حسین رضؓ کے گھوڑے کو تو لگام دینی یا کھینچ کر باہر نکالنا بھی معیوب ہونا چاہیئے قرآن ان سب باتوں کو ناجائز ٹھہراتا ہے

(۳۲۹) عصا اور چٹان میں سے پانی نکالنا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاکَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا - تورات میں ہے کہ جب ایک میدان میں بنی اسرائیل پہنچے اور وہاں پانی نہ ملا - تو خدا نے موسےٰؑ کو کہا - آگے حورب کی ایک چٹان ہے - اس پر لاٹھی مار - اس کے نیچے پانی تھا - غرض پانی کی نشان دہی خدا کی طرف سے ہوئی تھی - باقی چشمے وغیرہ ان لوگوں نے خود بموجب اپنے قبائل کی تعداد کے کھود لئے - معجزہ صرف اتنا تھا - کہ پانی کی بابت علم غیب موسیٰ پر نازل ہوُا ؛

کلمۃ اللہ

(۱)

اب تو وہ زمانہ نہیں رہا کہ عیسائی منّاد گھر بہ گھر اور قریہ بہ قریہ یسوع مسیح کی الوہیت کا وعظ کرتے پھریں۔ اور لوگوں کو روپیہ کا لالچ دے کر اپنے ساتھ شامل کر سکیں۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے بعد عیسائیت کو احمدیت کے مقابلہ میں جو شکست فاش ہوئی ہے اس نے ان کی کمر ہمت کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ اور ان میں قطعاً اب تاب و تواں نہیں۔ کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں کھڑے ہو سکیں۔ لیکن پھر بھی چونکہ عیسائیت کے جسم میں ابھی تک جان باقی ہے۔ اور ایک حصۂ عالم ان کی سرگرمیوں سے متاثر ہے۔ اس لئے عیسوی معتقدات پر کبھی کبھی مختصر تبصرہ امید ہے کہ قارئین کرام کے لئے دلچسپی سے خالی نہیں ہوگا۔

عیسائیوں نے ایک زمانہ میں قرآنی علوم سے بے بہرہ ہونے کے باوجود یہ عجیب طریق شروع کر دیا تھا۔ کہ وہ بعض قرآنی آیات سے یہ استدلال کرتے۔ کہ حضرت مسیح خدا تھے۔ حالانکہ قرآن کریم شروع سے لیکر آخر تک توحید کی تعلیم سے بھرا پڑا ہے۔ اور بالصراحت اس نے حضرت مسیح کی الوہیت کے عقیدہ کی کئی جگہ تردید فرمائی ہے۔ مگر باوجود ان قرآنی تصریحات کے عیسائیوں کی دیدہ دلیری اس قدر بڑھ گئی تھی۔ کہ وہ قرآن سے ہی الوہیت مسیح کا ثبوت پیش کرتے۔ اور اس غرض کے لئے وہ عجیب مضحکہ خیز استدلال کیا کرتے۔ منجملہ انہی لایعنی استدلالات کے ان کا ایک استدلال قرآن کریم کی ان آیات سے بھی ہوتا۔ جن میں حضرت مسیح کے متعلق خدا تعالیٰ نے کلمہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہ کہا کرتے دیکھو قرآن کریم میں لکھا ہے۔

ا۔ یا اھل الکتاب لا تغلوا فی دینکم و لا تقولوا علی اللّٰہ الا الحق انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللّٰہ و کلمتہ القاھا الیٰ مریم و روح منہ فامنوا باللّٰہ و رسلہ ولا تقولوا ثلاثۃ انتھوا خیراً لکم۔ انما اللّٰہ الٰہ واحد۔ سبحانہ ان یکون لہ ولد۔ لہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض۔ و کفیٰ باللّٰہ وکیلا۔ لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للّٰہ ولا الملائکۃ المقربون (نساء ۱۶۹-۱۷۰) کہ

اے اہل کتاب اپنے دین میں غلو مت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کے متعلق سوائے امر حق کے اور کچھ نہ کہو۔ یاد رکھو مسیح ابن مریم صرف اللہ کا رسول اور اس کا وہ کلمہ تھا۔ جو اس نے مریم کی طرف القا کیا۔ اور اسی کی پیدا کردہ اور مقدس روح تھی۔ اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور تثلیث کے قائل مت بنو۔ اگر تم اپنے اس عقیدہ کو ترک کر دو۔ اور اس سے باز آجاؤ۔ تو تمہارا بھلا ہوگا۔ اللہ تو اکیلا معبود ہے۔ وہ اس بات سے پاک ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو۔ وہ ان تمام چیزوں کا مالک ہے جو آسمانوں میں ہیں اور زمینوں میں اور وہی اکیلا کارساز ہے مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے کسی قسم کی عار نہیں۔ اور نہ ہی ان فرشتوں کو جو خدا کے مقرب ہیں۔

ب۔ اسی طرح فرماتا ہے۔

اذ قالت الملائکۃ یا مریم ان اللّٰہ یبشرک بکلمۃٍ منہ اسمہ المسیح عیسیٰ ابن مریم (آل عمران ع ۵ آیت ۴۶) کہ ملائکہ نے حضرت مریم سے کہا۔ اے مریم اللہ تعالیٰ نے تجھے ایک کلمہ کی بشارت دی ہے۔ اس کا نام مسیح ابن مریم ہوگا۔

یہی دو مقام ہیں جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق کلمہ کے لفظ کا استعمال ہوا ہے۔ عیسائی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ اول یہ حضرت مسیح کی منفردانہ خصوصیت ہے کسی اور کو کلمہ قرآن کریم میں نہیں کہا گیا۔ دوم حضرت مسیح خدا تھے۔ کیونکہ خدا کا کلمہ کوئی انسان نہیں ہو سکتا۔ بلکہ وہی ہو سکتا ہے جس میں الوہیت ہو۔ اور جو خود خدا یا خدا کا بیٹا ہو۔

اس عجیب و غریب استدلال کے رد کے لئے ہمیں کسی لمبے غور و فکر کی ضرورت نہیں۔ قرآن کریم نے اسی آیت میں جس سے عیسائی الوہیت مسیح کا استدلال کرتے ہیں نہایت عمدگی وضاحت اور تکرار کے ساتھ الوہیت مسیح کے عقیدہ کو رد کیا ہے۔ مثلاً پہلی آیت لیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں گو حضرت مسیح کے متعلق کلمتہ کا لفظ استعمال کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی الوہیت مسیح کے عقیدہ کو پاش پاش کرنے کے لئے کس قدر زور دیا ہے فرماتا ہے۔

(۱) لا تقولوا ثلاثۃ۔ اے عیسائیو تثلیث کا عقیدہ غلط ہے اُسے چھوڑ دو۔

(۲) انتھوا اس سے باز آجاؤ۔

(۳) خیراً لکم۔ تمہاری بھلائی اسی عقیدہ کو ترک کرنے میں ہے

(۴) انما اللّٰہ الٰہ واحد۔ خدا تو ایک ہی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔

(۵) سبحانہ ان یکون لہ ولد۔ بیٹے اور روح القدس کی شراکت سے خدا بالکل پاک ہے۔

(۶) لہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض اسے بیٹے کی ضرورت کیا ہے۔ جبکہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے اسی کا ہے۔

(۷) لن یستنکف المسیح ان یکون عبداً للّٰہ مسیح کو خدا کا عبد کہلانے میں ہرگز کوئی عار نہیں وہ خدا کا ایک عاجز اور منکسر المزاج بندہ ہے۔

بلکہ اس سے بھی پہلے لا تغلوا فی دینکم فرمایا ہے۔ اور نصیحت کی ہے۔ کہ اے عیسائیو دین میں غلو مت کرو۔ ولا تقولوا علی اللّٰہ الا الحق۔ اور خدا کی طرف جھوٹی باتیں منسوب مت کرو۔ کہ اس نے بیٹا بنا لیا۔ انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللّٰہ۔ مسیح تو صرف خدا کا رسول تھا۔

اب اتنی صراحت اور بار بار کی تاکید کے ہوتے ہوئے کونسی اوندھی عقل ہے۔ جو یہ تجویز کر سکے۔ کہ و کلمتہ القاھا الیٰ مریم کہکر خدا نے مسیح کی خدائی کا ثبوت پیش کیا ہے ایسی احمقانہ بات عیسائیوں کے ذہن میں ہی آئے تو آئے کسی

اور انسان کے ذہن میں نہیں آسکتی آخر ربط کلام بھی تو کوئی چیز ہے۔ ایک حکیم ہستی قرآن نازل کر رہی ہے۔ وہ آیت کے شروع سے لے کر آخر تک بار بار عقیدہ الوہیت مسیح کی تردید کرتی ہے۔ مگر کہا یہ جاتا ہے۔ کہ درمیانی ٹکڑہ میں اس نے اس بات کی تائید کر دی جس کی تردید وہ آگے پیچھے کر رہا ہے۔ ایسی لغو اور بیہودہ بات کسی عقلمند انسان کی طرف بھی منسوب نہیں ہو سکتی۔ کجا یہ کہ اسے خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا جائے۔

پس وکلمتہٗ القاھا الیٰ مریم کے خواہ کوئی معنے کئے جائیں۔ ایسے معنے بہر حال نہیں کئے جا سکتے جن سے عیسائیوں کے عقیدہ کی تائید ہوتی ہو کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک ہی آیت میں حضرت مسیح کی خدائی کا انکار ہو اور اسی آیت میں اس کی خدائی کا اثبات ہو یہ اجتماع نقیضین خدا کے کلام میں محال مطلق ہے۔ اسی طرح سورۃ آل عمران کی متذکرۃ الصدر آیت میں وَجِیْھًا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اور مِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ اور مِنَ الصّٰلِحِیْنَ کہکر حضرت مسیح کو خدا تعالےٰ کے اور کروڑوں مقرب اور صالح بندوں میں سے ایک مقرب اور صالح بندہ قرار دیا گیا ہے۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ کلمۃٍ منہ کے معنے حضرت مسیح علیہ السّلام کی خدائی کے ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے رکیک استدلال بجائے اس کے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خدائی کا ثبوت بن سکیں عقلمند طبائع کو الوہیت مسیح کے عقیدہ سے متنفر کر رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج عیسائیوں میں بھی ایک خاصہ طبقہ ایسا پیدا ہو چکا ہے جو حضرت مسیح ؑ کی خدائی تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ عیسائیوں کے چھوٹے اور بڑے عورتیں اور بچے بوڑھے اور جوان سب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتے ہوئے اسلام کے جھنڈے کے نیچے دوڑتے ہوئے جمع ہو جائینگے اور تمام باطل معبودوں کی پرستش دنیا سے اٹھ جائیگی۔ اور سب دنیا کا ایک ہی پیشوا ہوگا۔ اور ایک ہی ہادی۔

پھر کلمہ کے لفظ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی منفردانہ خصوصیت بھی کوئی نہیں۔ قرآن کریم کی سورۃ لقمان میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَۃٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّہٗ مِنْۢ بَعْدِہٖ سَبْعَۃُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ کَلِمٰتُ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ کہ کلمات اللہ کی اس قدر کثرت ہے۔ کہ اگر روئے زمین کے تمام درخت قلمیں بن جائیں۔ اور ساتوں سمندر سیاہی ہو جائیں۔ اور ان سے کلمات اللہ لکھے جائیں۔ تو پھر بھی ان کا ذکر کبھی ختم نہیں ہوگا۔ اسی طرح سورۃ کہف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِہٖ مَدَدًا کہ اگر میرے رب کے کلمات کے لئے سمندر سیاہی بن جائیں۔ اور پھر ان سمندروں کے ختم ہونے پر اسی قسم کے اور سمندر سیاہی بن کر آجائیں اور ان سے کلمات اللہ لکھنے شروع کر دئے جائیں۔ تو پھر بھی قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں سمندر ختم ہو جائیں۔

پس حضرت مسیح علیہ السلام کو قرآن کریم نے اگر کلمۃ اللہ کہا تو اس میں ان کی کوئی منفردانہ خصوصیت نہیں اور نہ اس سے ان کی خدائی کا کوئی ثبوت مل سکتا ہے۔ بلکہ جیسے دوسرے کلمات اللہ خدا تعالےٰ کی مخلوق ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح بھی خدا کی مخلوق ہیں۔ اور پھر جیسا کہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ ایسے کلمات اللہ ان گنت ہوئے ہیں۔ اور جبکہ ہمارا ایمان ہے کہ دنیا کا کارخانہ اربوں ارب سالوں سے ہے۔ اور سلسلۂ خلق قدیم سے چلا آرہا ہے۔ تو یہ کس طرح تسلیم کیا جا سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے سینکڑوں ہا سنکھ مقرب لوگ نہ گذرے ہوں یہی حقیقت قرآن مجید نے بیان کی ہے۔ اور بتایا ہے کہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کو کلمہ کہنا موزوں نہیں۔ کلمات الٰہیہ کی تعداد سوائے خدا تعالےٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں۔ اور جب حالت یہ ہے تو اس امر کو حضرت مسیح علیہ السلام کی الوہیت کے ثبوت میں پیش کرنا کہاں کی عقلمندی ہے؟

تصفیہ طلب امور کیلئے نظارت امور عامہ کا اعلان

جملہ جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احباب اپنے تمام معاملات فیصلہ کے لئے مقامی عہدیداران کے پیش کیا کریں۔ اور جو فیصلہ مقامی عہدیداران نہ کر سکیں۔ انہیں چاہیئے کہ اس پر با وضاحت اپنی طرف سے رپورٹ کریں۔ کہ انہوں نے اس معاملہ میں فلاں فلاں طریق سے کوشش کی۔ مگر اس میں ان کی کوششیں بار آور نہ ہوئیں۔ بعد ازاں وہ اس معاملہ کو اپنی مجلس عاملہ میں پیش کریں۔ اور اگر مجلس عاملہ کی پیشکردہ تجویز پر بھی اس معاملہ کا حل نہ ہو سکے۔ تو پھر اس معاملہ کو اپنی رائے کے ساتھ نظارت ہٰذا میں بھجوایا جائے۔

اور نیز احباب کو چاہیئے۔ کہ اگر کسی معاملہ کا مجلس عاملہ کی طرف سے پیشکردہ تجویز پر بھی حل نہ ہو۔ تو اسے جنرل پریذیڈنٹ صاحب کے سامنے پیش کریں۔ اور اگر وہ اس کا حل نہ کر سکیں۔ تو نظارت ہٰذا میں مفصل رپورٹ کے ساتھ بھجوا دیں ؛

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

79

وعدہ ہائے خلافت جوبلی فنڈ

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے جو مرکز کی طرف سے خلافت جوبلی فنڈ کی تحریک کے سلسلہ میں دورہ پر ہیں۔ حسب ذیل وعدے بھجوائے ہیں۔ جو شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب علیگڑھ ۱۰۰/
جماعت بریلی ۳۹۰/
مسٹر نثار احمد صاحب شاہجہان پور ۳۰/
جماعت لکھنؤ مزید ۱۱۵/
ڈاکٹر رفیع احمد صاحب فیض آباد مزید ۱۰/
ڈاکٹر محمد نسیم صاحب الہ آباد مزید ۱۰/
ماسٹر عبدالسلام صاحب بنارس ۳۶/
جماعت کانپور ۴۲۷/
پراونشل بنگال از برہمن بڑیہ ۱۳۹۹/۵

ناظر بیت المال قادیان

امتحان کتب حضرت مسیح موعود ؑ میں شامل ہونیوالے احباب کیلئے ضروری ہدایات

امتحان کتب حضرت مسیح موعود ؑ کیلئے ۲۳ راکتوبر کا اعلان ہو چکا ہے۔ پرچہ جات امتحان سپروائزر صاحبان کو بھیجے جا رہے ہیں۔ امتحان میں شامل ہونے والے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ تاریخ مقررہ پر اپنے مقام کو نہ چھوڑیں۔ اور سپروائزر صاحبان سے مل کر جگہ کا فیصلہ کر لیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ہندو دھرم تبلیغی مذہب نہیں

اخبار پرتاپ میں ایک شدھی سمیلن کے ذکر پر لکھا گیا ہے۔ کہ:۔

"شدھی کانفرنس کے پردھان گھمر مل نے کہا کہ ہندو دھرم ایک مشنری دھرم ہے ہندو طلاق بل اور شریعت بل کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرتے ہیں" (۲۵ اگست ۳۶ء)

ہم یہ سمجھنے سے بالکل قاصر ہیں۔ کہ اگر ہندو دھرم مشنری دھرم ہے تو اس امر کا طلاق اور شریعت بل کے خلاف پروٹسٹ کرنے سے کیا تعلق ہے۔ اگر مظلوم ہندو عورتیں خلع اور وراثت کا حق طلب کریں۔ ہندو سوسائٹی کے دانشمند مرد طلاق کو ہی سوسائٹی کی مشکلات کا آخری ذریعہ قرار دیں اور واقعات اس کی تصدیق کر دیں تو گھمر مل صاحب کو کیا حق ہے کہ ہندو دھرم کے مشنری دھرم ہونے کا بے حقیقت دعویٰ کر کے اس کے خلاف پروٹسٹ کریں۔ ہاں اگر مسلمان نمائندگان مسلمانوں کے لئے شریعت بل پاس کروانا چاہیں تو اس سے ہندو دھرم کے مشنری دھرم ہونے پر کیا زد پڑتی ہے؟ اور شدھی کانفرنس کے پردھان صاحب کے لئے اس میں وجہ اضطراب کیا ہے؟

امر واقع یہ ہے کہ ہندو دھرم مشنری دھرم نہیں۔ وہ تو اسلام سے پہلے مذاہب میں سے ملکی یا نسلی قیود میں مقید مذہب ہے۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ ہندوؤں نے غیر ممالک میں تبلیغ نہیں کی۔ بلکہ خود اس ملک کے باشندوں کو ہندو دھرم کے قریب تک پھٹکنے نہیں دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج تک ہندو دھرم جمود کی حالت میں ہے اور ہمالیہ سے ورا اس کے لئے کوئی استھان نہیں۔ ہم اپنے اس دعویٰ پر ہندو قوم کے بہترین مورخ لالہ لاجپت رائے صاحب کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی مشہور کتاب "مہاراج اشوک" نامی میں لکھتے ہیں۔

"بدھ ازم پہلا ہندوستانی دھرم ہے جس نے تبلیغ کے لئے ہندوستان سے باہر مشنری یا پرچارک بھیجے۔ ورنہ ہندو دھرم میں تو اصل میں پرچار کا خیال ہی نہیں ہے ہندو ازم تو زور سے یہ سچائی مانتا ہے کہ ہر ایک شخص کا دھرم علیحدہ ہے۔" (فصل چہارم ۱۹۲)

پس یہ خیال ہی غلط ہے۔ کہ ہندو دھرم مشنری دھرم ہے۔ ہندوؤں میں تو پرچار کا خیال بہت بعد میں اور تقلیداً پیدا ہوا ہے؟

خاکسار:۔ ابوالعطاء جالندھری

ویٹرنری کمپونڈر کلاس کا اجراء

۹ نومبر ۱۹۳۶ء سے حصار میں مویشیوں کے سرکاری فارم میں ویٹرنری کمپونڈروں کے ٹریننگ کے لئے جماعتیں جاری کی جائیں گی۔ قریباً بیس امیدوار داخل کئے جائیں گے۔ امیدواروں کے لئے لازمی ہے کہ انہوں نے کم از کم اینگلو ورنیکلر مڈل کا امتحان پاس کیا ہو۔ جہاں تک ممکن ہوگا زراعت پیشہ جماعتوں کے امیدواروں کو ترجیح دی جائے گی۔ نیز ان لوگوں کو بھی داخل کیا جائے گا۔ جو زراعت پیشہ لوگوں کے ساتھ بطور ۔۔۔۔ کام کرتے ہیں۔

نصاب چھ ماہ میں ختم ہوگا اور حسب ذیل مضامین پڑھائے جائیں گے۔

(۱) حیوانات کا انتظام اور معمولی عمل جراحی

(۲) تجربہ گاہ کا اصطلاحی کام

(۳) میٹریا میڈیکا اور دواسازی

پنجابی طلباء سے تمام نصاب کے لئے دس روپے فیس لی جائے گی اور دیگر طلباء سے بیس روپے۔ داخلہ کے لئے پنجابیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ طلباء کو کھانے کا انتظام خود کرنا ہوگا۔ مگر رہائش کا انتظام سول ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ پنجاب کریگا۔

کامیاب ہونے والے طلباء کو ملازمت دینے کی کوئی ذمہ داری نہیں لی جا سکتی کمپونڈر لوکل باڈیز کے ملازم ہوتے ہیں اور محکمہ نے لوکل باڈیز کے پاس تنخواہ کے حسب ذیل موجودہ پیمانہ کے لئے سفارش کر رکھی ہے۔

(۱) آزمائشی زمانہ میں — پندرہ روپے ماہوار

(۲) مستقل ہونے پر — ۲۵ — ۱ — ۳۰ " "

(۳) دس سال کی ملازمت کے بعد ۳۰ — ۱ — ۳۵ روپے ماہوار

(۴) بیس سال کی ملازمت کے بعد ۳۵ — ۱ — ۴۰ " "

داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء تک صاحب ڈائرکٹر ویٹرنری سروسز پنجاب لاہور کے پاس پہنچ جانی چاہئیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

زکوٰۃ کے روپیہ کی تقسیم کے متعلق اعلان

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے افراد میں احکام باری تعالیٰ کی عظمت اور تعمیل کا اس قدر جوش ہے۔ کہ وہ ہر آواز پر برضا و رغبت لبیک کہنے کو ہر وقت تیار نظر آتے ہیں اور دوسرے مذاہب میں اپنی اس لبیک کا نمونہ قائم کر کے دنیا کو حیران کر دینے کے لئے مشہور ہیں۔ اور یہی وہ بات ہے۔ جو زندہ اور مردہ میں مابہ الامتیاز کے طور پر پیش کی جا سکتی ہے۔ اسلام نے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی دکھلانے کا ثبوت صدقات کے رنگ میں دیا ہے۔

صدقات میں سب سے اعلےٰ درجہ فریضہ زکوٰۃ کو اس لئے دیا گیا ہے۔ کہ اس کا انکار کرنے والا ایماندار نہیں کہلا سکتا۔ اور اس میں سستی کرنے والا بہت بڑا گنہگار شمار ہوتا ہے۔ جماعت احمدیہ میں انکار کرنے والا تو ایک بھی نہیں۔ مگر سستی دکھلانے والے یا بطور خود اپنے غریب رشتہ داروں میں خرچ کر دینے والے بہت نظر آتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اس مد میں کافی روپیہ جمع نہ ہونے کی وجہ سے مستحقین امداد کو محروم رکھنا پڑتا ہے۔

لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا جماعت احمدیہ کے اصحاب نصاب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ بطور خود رشتہ داروں میں زکوٰۃ کا روپیہ تقسیم کرنے سے پہلے سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور درخواست کیا کریں۔ کہ اس کل رقم میں سے اس قدر رقم ہمارے فلاں فلاں رشتہ دار کو دینے کی اجازت دی جائے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس طرف خاص توجہ فرما کر زکوٰۃ فنڈ کو مضبوط کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے۔ تمام مسائل زکوٰۃ کو ایک رسالہ کی صورت میں گذشتہ سال طبع کرایا گیا تھا۔ اگر کسی جماعت کو مقامی اصحاب نصاب میں تقسیم کرنے کی ضرورت ہو۔ تو

وصیت نمبر ۵۱۹۸

منکہ عبدالرحیم ولد عبدالرحمن مرحوم بھروڑی قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۸/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ تیس روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد عبدالرحیم حال کوئٹہ آرسنل۔ گواہ شد نواب الدین کلرک آرسنل کوئٹہ۔ گواہ شد چراغدین آرسنل کلرک کوئٹہ بلوچستان

فارم ۱ ×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ اللہ یارو امیرو ولد میاں راضی ذات سیال سکنہ کلاچی خوجہ ڈھارہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام صدر جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۵/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء دستخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱ ×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ ولیداد خان ولد احمد خان ذات بلوچ سکنہ میر بنو الہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۷/۹/۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

فارم ۱ ×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان خان ولد لال خان ذات بلوچ سکنہ میر محمد تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۱۵/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۸/۹/۳۸ دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (عدالت کی مہر)

فارم ۱ ×

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سلطان نورا ولد سلطان ولد محمد ذات ماچھی سکنہ چک ۲۳۰ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام چنیوٹ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۰/۱۱/۳۸ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور چنیوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۳۸ء دستخط خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (بورڈ کی مہر)

اشتہار منجانب ٹاؤن کمیٹی

قادیان

ٹاؤن کمیٹی قادیان کے سکرٹری کی اسامی خالی ہے۔ موجودہ تنخواہ تیس سے چالیس روپے ماہوار تک حسب لیاقت دی جاوے گی۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بمعہ نقول سارٹیفکیٹ (جو واپس نہیں کئے جاویں گے) میرے پاس ایک ہفتہ کے اندر بھیجدیں۔ تجربہ تعلیم اور اوورسیر کے کام اور حساب کے کام کے علم کی خاص اہمیت سمجھی جاوے گی۔ ابتدائی تقرری امتحاناً ہوگی اچھا کام ہونے کی صورت میں ترقی کی امید بھی ہے۔ ۱۷/۱۰/۳۸

(ملک) مولا بخش پریذیڈنٹ ٹون کمیٹی قادیان

ارادی ایک عرصہ سے یہ دوا خون کی کمی۔ کمزوری سے دم پھولنا۔ چکر آنا۔ دل دھڑکنا۔ بدن کا بے حس ہو جانا۔ کام سے نفرت کسی وجہ سے طاقت کا گھٹ جانا۔ حتیٰ کہ اعضاء جواب دے چکے ہوں۔ ضعف جگر۔ ضعف معدہ۔ ضعف دماغ بے خوابی۔ بدخوابی۔ کمی بھوک کیلئے استعمال ہو رہی ہے۔ نوسے فیصدی احباب نے تعریف کی ہے۔ قیمت ایک اونس عہ محصولڈاک علاوہ۔ ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل قادیان

رشتہ درکار ہے

لیڈی ڈاکٹر (S.A.S.) کیلئے رشتہ درکار ہے جو سول سرجن اسسٹنٹ سرجن ملازم یا پریکٹیشنر یا کوئی صاحب روزگار ہو۔ م س معرفت مینجر الفضل۔

میں فیل نہیں ہونگا

"ترجمہ انگریزی مصنفہ سردار عبدالرحمن صاحب بی۔ اے جو ہزارہا کی تعداد میں شائع ہوا ہے۔ اس سے میں نے سال کی لیاقت مہینہ میں پیدا کر لی"۔ (سید احمد حیدر آباد دکن)

"میں نے اس کی بدولت بار بار وظیفہ لیا۔ مڈل اور انٹرنس کے لئے از حد مفید ہے"۔ (عبدالرشید صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی)

حصہ اول ۳/ حصہ دوم ۶/ کمپوزیشن و لیٹر رائٹر حصہ اول برائے مڈل ۴/ حصہ دوم برائے انٹرنس و کالج ۶/ ہسٹری آف انگلینڈ (بنگلے) کا اردو ترجمہ میٹرک و کالج طلبا کے لئے بہت مفید ہے ۱۲/ علاوہ محصولڈاک۔

میں مسلمان ہو گیا

یہ کتاب سردار عبدالرحمن بی۔ اے (مہر سنگھ) نے حضرت مسیح موعود ؑ کے حکم سے اپنے قبول اسلام اور پیش آمدہ مباحثات دیگر اقوام پر لکھی جو بار بار چھپی حصہ اول ۸/ حصہ دوم ۶/

اخلاق محمدی حضرت نبی کریم ؐ کی روزانہ زندگی کا پروگرام مردوں عورتوں کیلئے گھر کا واعظ قیمت بارہ آنہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام و علماء زمانہ

اس میں ان اعتراضات کو توڑا گیا ہے۔ جو غیر احمدی علماء احمدیت پر کرتے ہیں اس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے بہت سے بندگان خدا کو ہدایت کی توفیق دی ہے۔ حصہ اول ۳/ دوم ۴/ سوم ۲/ علاوہ محصولڈاک۔

پتہ عبدالرحمن (مہر سنگھ) بی۔ اے قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

یروشلم ۷ اکتوبر۔ یروشلم میں آج ۷ بجے شام سے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ کرفیو آرڈر فلسطین کے بارہ شہروں پر حاوی ہوگا جن میں عرب آباد ہیں۔ عمر علاقہ کی ایک مسجد کے اندر بم پھٹنے سے چار عرب مجروح ہوئے۔ ۱۲ بجنے کے قریب ایک برطانی کانسٹیبل کو گولی سے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی۔ اس پر فوجوں نے شہر کا محاصرہ کر لیا۔ اور ۳۰۰ اشخاص کی تلاشی لی گئی ہے اس علاقے میں بھی کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔

انگورا ۷ اکتوبر۔ ترکش جمہوریت کے پریذیڈنٹ کمال اتاترک کی حالت نازک ہے۔ وہ شدید علیل ہیں۔ جگر کی شکایت نے بڑی صورت اختیار کر لی ہے۔

نئی دہلی ۷ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آج چار اشخاص جن میں دو ہندو اور دو مسلمان تھے اکا دکا حملوں کا نشانہ ہوئے۔ حملوں کے علاوہ شہر میں صورت حالات معمول پر ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کی میعاد بڑھا دی گئی ہے۔

یروشلم ۷ اکتوبر۔ جوڈین پہاڑیوں کے قریب برطانی فوج اور عرب باغیوں کے ایک گروہ کے درمیان گولیاں چلائی گئیں جن سے تین عرب ہلاک اور ایک برطانی افسر مجروح ہوا۔ ریلوے لائن کے قریب بم پھٹنے کا دھماکہ ہوا۔ پولیس نے چھ آدمیوں پر جو لائن کے قریب بھاگ رہے تھے گولیاں چلائیں جس سے تین اشخاص ہلاک ہو گئے اور دو کو گرفتار کر لیا گیا۔

لنڈن ۷ اکتوبر۔ برلن سے آمدہ ایک پیغام مظہر ہے کہ وزیر خارجہ جرمنی نے چیکوسلواکیہ کے وزیر خارجہ سے مطالبہ کیا ہے کہ چیکوسلواکیہ میں تمام انتہا پسند انجمنوں کو جن میں ڈاکٹر بینز کی سوشلسٹ پارٹی بھی شامل ہے۔ فی الفور توڑ دیا جائے۔ نیز انتہا پسند اخبارات کو بند کیا جائے اور اخبارات کی آزادی پر پابندیاں لگائی جائیں۔

کراچی ۷ اکتوبر۔ خان بہادر اللہ بخش وزیر اعظم سندھ نے اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے ساتھ گفت و شنید شروع کر دی ہے اور مالیہ کے سوال پر وزارت کے سمجھوتہ کے لئے ایک فارمولا تجویز کیا ہے جو کانگرس ہائی کمانڈ کے مطالبہ کو تقریباً تقریباً پورا کرتا ہے کانگرس سے سمجھوتہ ہو جانے کے بعد وزیر اعظم گورنر سے درخواست کریں گے کہ وہ وزارت میں اعتماد کے سوال پر ہاؤس کا فتویٰ حاصل کرنے کے لئے اسمبلی کا اجلاس بلائیں۔

ملتان ۷ اکتوبر۔ شہر میں ہڑتال بدستور ہے ہندوؤں اور مسلمان لیڈروں کی ایک مشترکہ کانفرنس کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کو ۱۴ نومبر تک بڑھا دیا گیا ہے۔

قاہرہ ۶ اکتوبر۔ تین اطالوی جاسوسوں کو جو عرب لباس میں تھے اور لیبیا واپس آرہے تھے پولیس نے گرفتار کیا۔ ان کے قبضہ سے بہت اہم نقشے برآمد ہوئے ہیں

میسور ۷ اکتوبر۔ گورنمنٹ نے شہر کے کئی حصوں سے دفعہ ۱۴۴ واپس لے لی ہے۔ کیونکہ ایجی ٹیشن بہت تیز نہیں رہی

لاہور ۷ اکتوبر۔ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف شہید گنج کی اپیل پریوی کونسل میں دائر ہو گئی ہے۔ مدعیوں کو نوٹس موصول ہوئے ہیں کہ وہ اس مقدمہ کے سلسلہ میں متعلقہ کاغذات داخل کریں۔

ہانکو ۷ اکتوبر۔ چینی فوجیں جاپانی فوجوں کا جو کینٹن پر حملہ آور ہونے والی ہیں۔ مقابلہ کرنے کی زبردست تیاریاں کر رہی ہیں۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ ڈائرکٹر جنرل ٹیلیگراف نے تار دیا ہے کہ کینٹن میں جانے والے تاروں کے لئے محکمہ ذمہ داری نہیں لے سکتا۔ تاریں بھیجنے والے کی ذمہ داری پر ارسال کی جا سکتی ہیں۔

بمبئی ۷ اکتوبر۔ سر فیروز سیٹھنا کی وفات سے کونسل آف سٹیٹ میں جو جگہ خالی ہو گئی تھی۔ اس پر مسٹر ایم۔ ایل دلال کانگرس بلا مقابلہ منتخب ہو گئے

پشاور ۷ اکتوبر۔ فرنٹیئر اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۳ نومبر سے ۲۲ نومبر تک ہوگا سب سے زیادہ اہم بل کاشتکاروں کو قرضہ سے ریلیف دینے کے متعلق ہے جس کی ہندو اور سکھ مخالفت کر رہے ہیں۔

لکھنؤ ۷ اکتوبر۔ ڈاکٹر بھگوان سنگھ کے استعفیٰ سے سنٹرل اسمبلی میں جو جگہ خالی ہوتی ہے اس کے لئے پراونشل کانگرس نے پنڈت پیارے لال شرما سابق وزیر تعلیم کو نامزد کیا ہے۔

ہانگ کانگ ۷ اکتوبر۔ جاپانی فوجیں "کینٹن کاؤلون" ریلوے کے ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہیں۔ جو ہانگ کانگ کی سرحد سے پندرہ میل کے فاصلہ پر واقع ہیں۔ شہر دیپاؤ سے جو فوجیں مغرب کی جانب بڑھ رہی ہیں۔ وہ شہر پوکو پہنچ گئی ہیں۔ چینی فوجیں شہر سانگشنگ میں ڈیرے ڈالے پڑی ہیں۔ جاپانی فوجیں خاموشی سے متواتر آرہی ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہر شانگشنگ کے قریب ایک فیصلہ کن لڑائی ہوگی۔ اس جگہ چینی فوجیں بھاری تعداد میں جمع ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جاپانی فوج کی آمد سے پیشتر جاپانی ہوائی جہاز بم باری کر کے چینی فوجوں کو منتشر کر دیتے ہیں۔

پراگ ۷ اکتوبر۔ چیکوسلواکیہ گورنمنٹ جرمنی سے دوستانہ تعلقات قائم کرنے کے لئے کوششیں کر رہی ہے۔ سوڈیٹن پارٹی کے ایک سرکردہ لیڈر کو جرمن امور کے محکمہ کا سکرٹری مقرر کیا گیا ہے اور جرمن اخبارات اور ہر ہٹلر کی سوانح عمری کے داخلہ سے پابندی ہٹالی گئی ہے۔ گورنمنٹ نے زنگردوں کی فوج میں داخل ہونے کے متعلق جو حکم جاری کیا تھا۔ اسے منسوخ کر دیا ہے دوسری طرف جرمن گورنمنٹ نے کچھ عرصہ تک چیکوسلواکیہ میں بنی ہوئی چیزوں کو بلا محصول سوڈیٹن علاقہ میں درآمد کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

کراچی ۷ اکتوبر۔ گورنمنٹ سندھ نے تجویز کی تھی کہ سندھ پراونشل مسلم لیگ کانفرنس کی کارروائی کے سلسلہ میں سی آئی ڈی کی رپورٹیں طلب کی جائیں۔ بیان کیا جاتا ہے بعض مقررین نے وزراء کے خلاف تشدد کا پرچار کیا ہے اور گورنر سندھ پر بھی حملے کئے ہیں گورنمنٹ اس بات پر غور کر رہی ہے کہ ان اشخاص کے خلاف کیا کارروائی کی جائے۔

راولپنڈی ۷ اکتوبر۔ کل سندھ ایکسپریس سوہاوہ سٹیشن کے قریب پٹڑی سے اتر گئی مگر کسی قسم کا جانی اور مالی نقصان نہیں ہوا۔

پیرس ۷ اکتوبر۔ حکومت فرانس اس امر کی کوشش کر رہی ہے کہ جرمنی کی ہوائی طاقت کے برابر اپنی طاقت کی جائے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ فرانس میں ہر ماہ ۴۰۰ اور ۶۰۰ کے درمیان ہوائی جہاز بنتے ہیں۔ مگر جرمنی میں ۵ سو ہوائی جہاز ہر ماہ بنتے ہیں۔ اب حکومت فرانس نے ۱۷۵۰ نئے ہوائی جہازوں کی تیاری کا آرڈر دیا ہے۔

لاہور ۷ اکتوبر۔ ہندوستانی فوج کو اینٹی گیس کے متعلق ٹریننگ دینا شروع کر دیا گیا ہے۔ اس مطلب کے لئے خاص نصاب مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ نصاب تھوڑی تھوڑی مدت کے لئے ہونگے اور ان کے ذریعہ ان افسروں کو ٹریننگ دینا مقصود ہے۔ جو رخصت پر ہیں۔ ٹریننگ کے دوران میں انہیں الاؤنس دیئے

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی